



سوال

(405) قربانی کے لئے صاحب نصاب ہونے کی شرط

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں کچھ مذہبی حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ قربانی کے لئے صاحب نصاب ہونا شرط ہے یعنی وہ ملنے مال کا مالک ہو کہ وہ زکوٰۃ ادا کرنے کے قابل ہو، اس شرط کی شرعی طور پر کیا حیثیت ہے، کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے متعلق بایں الفاظ حکم دیا ہے: ”آپ صرف اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔“ [1]

یہ حکم تمام امت مسلمہ کے لئے یکساں ہے خواہ وہ صاحب نصاب ہو یا نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی معاشی زندگی انتہائی تنگدستی میں گزاری، اس کے باوجود آپ مدنی دور میں برابر قربانی کرتے رہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور آپ برابر قربانی کرتے رہے۔ [2]

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں دین اسلام کے ہر حکم پر عمل کیا ہے لیکن آپ نے کبھی زکوٰۃ نہیں دی کیونکہ زکوٰۃ صاحب نصاب پر فرض ہے لیکن آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے، اس کے باوجود آپ ہر سال قربانی کرتے اور اس کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ اس بنا پر ہمارا رجحان ہے کہ قربانی کے لئے صاحب نصاب ہونے کی شرط لگانا انتہائی محل نظر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں قربانی کے متعلق ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”عورتوں اور مسافروں کا بیان“ [3]

اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ ثابت کی ہے کہ مسافر حضرات بھی قربانی کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں بھی قربانی کی ہے۔ بہر حال قربانی کے لئے صاحب نصاب ہونے کی شرط لگانا کتاب و سنت کے خلاف ہے۔ (واللہ اعلم)



[2] سنن الترمذي، الاضاحي: ٥٠٤-١

[3] صحيح البخاري، الاضاحي باب ٢-

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى اصحاب الحديث

جلد 4- صفحہ نمبر: 357

محدث فتویٰ